نظام جماعت میں ہونی چاہیے کہ وہ مجموعی طور پر ایک صالح اور حکیمانہ نظام ہو، اور اس کے اندر یہ استعداد بھی موجود ہو کہ افراد اس میں شامل ہو کر دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت انجام دیں اور ان کی کمزوریاں بروئے کار آنے کے کم سے کم مواقع پائیں۔

ان سب الجھنوں سے بچ نکلنے کے بعد پھر بھی آدمی کے دل میں یہ خلجان باقی رہ جاتا ہے کہ اپنے جن رفقا کے ساتھ وہ اقامت دین کے لیے کام کر رہا ہے وہ معیار مطلوب سے بہت نیچے ہیں، اور ان کے اندر بہت سے پہلوؤں میں ابھی بہت خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اس خلجان سے میں نے اپنے کسی رفیق کو بھی خالی نہیں پایا ہے اور میں خود بھی اس سے خالی نہیں ہوں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر یہ خلجان ہمیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی خامیاں دور کرنے پر اکساتا ہے، اور ان صحیح ذرائع و وسائل کی تلاش اور ان کے استعمال پر آمادہ کرتا ہے جن سے یہ خامیاں دور ہوں، تو مبارک ہے یہ خلجان۔ اسے مٹنا نہیں، بلکہ بڑھنا چاہیے۔ کیوں کہ ہماری ساری اخلاقی و روحانی ترقی کا انحصار اسی خلجان کی پیدا کی ہوئی خلش پر ہے۔ جس روز یہ مٹا اور ہم اپنی جگہ مطمئن ہو گئے کہ جو کچھ ہمیں بننا چاہیے تھا وہ ہم بن چکے، اسی روز ہماری ترقی بند ہو جائے گی اور ہمارا تنزل شروع ہو جائے گا۔ لیکن اگر یہ خلجان ہمیں مایوسی اور فرار پر آمادہ کرتا ہو تو یہ خلجان نہیں وسوسہ شیطان ہے۔ جب بھی اس کی کھٹک محسوس ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھیے اور اپنے کام میں لگ جایئے۔ اگر آپ واقعی خدا کا کام کرنے اٹھے ہیں تو خوب سمجھ لیجیے کہ ایسے وساوس سے اپنے دل کو فارغ کیے بغیر آپ کچھ نہ کر سکیں گے۔ اس وقت شیطان کے لیے اس سے زیادہ مرغوب کوئی کام نہیں ہے کہ آپ کے سامنے جماعت اسلامی کی ہر خوبی کو بے قدر اور بے وزن کر کے پیش کرے اور اس کی یا اس کے افراد کی ہر کمزوری کو بڑھا چڑھا کر دکھائے تاکہ آپ کسی نہ کسی طرح دل چھوڑ بیٹھیں۔ [سید ابوالاعلیٰ مودودی، رسائل و مسائل، ج ۴، ص ۵۵۴-۵۶۵] (تلخیص)

پراویڈنٹ فنڈ اور سود

ترجمان القرآن (ستمبر ۹۵) میں پراویڈنٹ فنڈ کے بارے میں میرا ایک جواب شائع ہوا تھا۔ بعض احباب کو اس کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوگئی ہے اس لیے مزید وضاحت پیش خدمت ہے:

(۱) میں نے جس اضافی رقم کے بارے میں کہا ہے کہ یہ سود نہیں ہے اس سے مراد وہ رقم ہے جو آجر اپنے ملازم کی تنخواہ سے کاٹی گئی رقم کے مساوی یا کم و بیش اپنی طرف سے جمع کرتا ہے۔ کچھ لوگ اس کو بھی سود کہتے ہیں۔ میں نے جواب دیا ہے کہ یہ سود نہیں ہے اس لیے کہ سود کہتے ہیں "قرض پر

اضافہ" لینے کو اور یہ رقم اجرت پر اضافہ ہے 'قرض پر اضافہ نہیں ہے۔ اور اس کی حیثیت یا تو عطیے اور اعانت کی ہے یا یہ بھی اجرت کا حصہ ہے۔ یہ رقم قرض اس لیے نہیں ہے کہ جب ملازم کے قبضے اور ملکیت میں آئی ہی نہیں ہے اور نہ وہ وقت مقررہ سے پہلے وصول کر سکتا ہے تو اس نے قرض کیسے دے دیا؟ یہ تھا میرے جواب کا حاصل مفہوم کہ سرکاری ملازم کو مدت ملازمت پوری ہونے پر پنشن میں سے جو رقم اس کے پراویڈنٹ فنڈ کے علاوہ دی جاتی ہے وہ بھی جائز ہے اور سود نہیں ہے اور نیم سرکاری اداروں یا پرائیویٹ کمپنیوں کی طرف سے اپنے ملازمین کی تنخواہ سے کاٹی گئی رقم کے مساوی یا کم وبیش جو اضافی رقم اپنی طرف سے دی جاتی ہے وہ بھی سود نہیں ہے۔

(۲) باقی رہی یہ بات کہ ملازم کے پراویڈنٹ فنڈ کو سودی اکاؤنٹ میں رکھ کر یا سودی کاروبار میں لگا کر اس کا سود ملازم کے فنڈ میں جمع کرنا اور مدت ملازمت پوری ہونے پر ادا کرنا' یہ بات جواب لکھتے وقت نہ میرے ذہن میں تھی اور نہ اس کے جائز ہونے کا ذکر میرے جواب میں موجود ہے۔ میں درخواست کروں گا کہ جواب کو دوبارہ پڑھ لیجیے۔ آپ کو اس میں یہ بات نہیں ملے گی کہ اس فنڈ کو سودی کاروبار میں لگا کر سود وصول کرنا اور ملازم کے حساب میں جمع کرنا بھی جائز ہے۔ جو بات کہی گئی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ آجر اپنی طرف سے ملازم کو اس کی تنخواہ سے کاٹی رقم کے علاوہ جو اضافی رقم دیتا ہے وہ جائز ہے اور سود نہیں ہے۔ (گوہر رحمٰن)

امریکہ اور کینیڈا میں ترجمان حاصل کرنے کے لیے

اس پتہ پر رابطہ کیجیے

UMAR ABDUL AZIZ

755 East 9 Street # B-6

Brooklyn, New York 11230, U.S.A

Ph: (718) 421 - 5428